REGD L. NO. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم جمعۃ المبارک

شرح چندہ

سالانہ	۱۲ روپیہ
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍
فی پرچہ	۱ ؍

جلد ۲ | ۲۷ ظہور ۱۳۲۷ھ | ۲۱ شوال ۱۳۶۷ھ | ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان حیدر آباد میں کمیونزم کو فروغ دینا چاہتا ہے

حیدر آباد ۲۷ اگست۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان نے حیدر آباد کی جو اقتصادی ناکہ بندی کی ہوئی ہے۔ اس سے ریاست کے نچلے طبقے کے لوگوں کو سب سے زیادہ مصیبت اٹھانی پڑ رہی ہے۔ اگر ہندوستان اپنی اس مذموم روش سے باز نہ آیا۔ تو کارخانے اور فیکٹریاں بند اور ہزاروں مزدور بیکار ہو جائینگے اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیکاری سے تنگ آکر یہ مزدور کمیونزم کی طرف مائل ہو جائیں جنکو اپنے ہاں دبانے کی ہندوستان آجکل سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔

—— حیدر آباد ۲۶ اگست۔ حیدر آباد کی مجلس قانون ساز کا اجلاس ۳۱ اگست سے شروع ہو رہا ہے جو آٹھ دن تک جاری رہیگا۔ اسمیں یکم اکتوبر سے شروع ہونیوالے مالی سال کا بجٹ پیش کیا جائیگا امید ہے اس موقع پر وزیر اعظم میر لائق علی ماضی کے حالات اور مستقبل کی پالیسی کے متعلق ایک مبسوط تقریر فرمائینگے۔

مغربی پنجاب کی حکومت نے صوبے بھر میں اناج کی نقل و حرکت سے پابندیاں اٹھا لیں

ضلع ملتان سے راشن اٹھا لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

لاہور —— ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے —— ۲۶ اگست

آج اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے وزیر صحت و خوراک سردار عبدالحمید دستی نے کہا راشن و غیر راشن شدہ علاقوں میں اناج کی نقل و حرکت پر سے ہر قسم کی پابندی اٹھا لی گئی ہے۔ اب ہندوستانی سرحد سے ملحقہ دس میل کے علاقے چھوڑ کر ہر جگہ اناج بیل گاڑیوں یا دوسرے باربرداری والے جانوروں پر لاد کر لایا جا سکے گا۔ راشن والے علاقوں میں بھی عوام کو اپنی ضرورت کے مطابق چھ ماہ کی خوراک کا ذخیرہ خرید کر لینے کی اجازت ہوگی۔ (واضح رہے پہلے یہ معیاد چھ ہفتے کی تھی) البتہ کوئی آدمی باہر سے اناج موٹر ٹرک یا ریل پر نہیں لا سکے گا۔ اور نہ ہی منڈیوں میں حکومت سے بڑھ کر خرید سکے گا۔

سردار عبدالحمید دستی نے بتایا کہ اناج پر کنٹرول بدستور جاری رہے گا۔ لیوی کو پورا کرنے کے لئے ذخیرہ اندوزوں پر (جن کی فہرست تیار کی جا چکی ہے) چھاپے مارے جائینگے اور جن علاقوں میں اس وقت راشن ہے وہاں سے راشن کی پابندی اٹھائی نہیں جائیگی۔

آپنے بتایا۔ ملتان سے راشن اٹھا لینے کے متعلق حکومت کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی کسی جگہ سے یہ پابندی اٹھائی نہیں جائیگی

آپنے بتایا کہ حکومت اس امر کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ کہ ضروریاتِ زندگی کم سے کم قیمت پر فراہم کی جائیں۔ اس وقت جب ایک طرف مجاہدین میدانِ کارزار میں ہیں ہمارے لاکھوں بھائی کیمپوں میں ہیں۔ ذخیرہ اندوزوں کا اناج کو دبا کر رکھنا اور اپنے مسلمان بھائیوں کو فاقوں سے مرتے دیکھنا نہ صرف اخلاقاً ناجائز ہے بلکہ قانوناً اور شرعاً بھی مذموم ہے

آپنے بتایا کہ ہماری مقرر کردہ لیوی ۵۵ فیصدی پوری ہو چکی ہے۔ اور ہمارے ریزرو میں اس وقت ایک لاکھ ۸۵ ہزار چھ سو ۸۸ ٹن گندم ہے۔

سردار صاحب نے بتایا۔ ہمارے جس قدر مہاجرین حکومت کی نئی اسکیم کے مطابق سندھ میں آباد کئے جائینگے۔ اُن کی خوراک کیلئے ہم اُسی قدر اناج صوبہ سندھ کو بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ آپنے کہا۔ گو ہمارے پاس سیلاب کے نقصان کے مکمل اعداد و شمار نہیں پہنچے۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ صوبہ اناج کے معاملے میں تمام ضروریات کا کفیل ہو سکے گا۔

کوئی ملک بھی حیدر آباد اسلحہ نہیں بھیج رہا

نئی دہلی ۲۶ اگست آج انڈین پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سردار پٹیل نے بتایا۔ حکومت ہند کو یہ تو معلوم ہے کہ ہوائی جہاز کراچی سے لاتے حیدر آباد اسلحہ لے جاتے رہے ہیں لیکن کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہوائی جہاز کس ملک کے ہیں۔ اور یہ اسلحہ کہاں سے فراہم کیا جا رہا ہے۔ بیرونی ممالک سے ہمارے سفیروں نے اطلاع دی ہے کہ ان کے متعلقہ ممالک حیدر آباد کو اسلحہ فراہم نہیں کر رہے۔

نظام دکن سے راجگوپال اچاریہ کی آخری اپیل

حیدر آباد (دکن) ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نظام دکن کو ہندوستان کے گورنر جنرل سی راجگوپال اچاریہ نے ایک تار بھیجا ہے۔ اس تار میں نظام صاحب سے آخری اپیل کی گئی ہے کہ وہ حالات کا از سر نو جائزہ لیں۔ اور حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ورنہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔

آگرہ شہر کو فساد زدہ علاقہ قرار دیدیا گیا

آگرہ ۲۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ آگرہ شہر کی میونسپل حدود کے اندرونی علاقے کو تین ماہ کے لئے فساد زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔

مجاہدین کشمیر اہل لاہور کی اعانت و دستگیری کے بہت زیادہ محتاج ہیں

آزاد کشمیر کے رئیس الحکومت کی جیپ کاروں اور ٹرکوں کیلئے اپیل

لاہور ۲۶ اگست۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر سردار محمد ابراہیم خاں نے جو کل شام کراچی سے لاہور وارد ہوئے ہیں۔ جنگ کشمیر کے سلسلے میں مجاہدین کے لئے جیپوں اور ٹرکوں کے متعلق پہلے اسلامیان پاکستان سے جو اپیل کی تھی۔ اُسی اپیل کو پُر زور انداز میں دوہراتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آزاد کشمیر حکومت کیلئے کارکنوں اور دیگر سامان کو تیز رفتاری سے ایک مقام سے دوسرے ضروری مقام تک پہنچانے کیلئے بڑے تیز ذرائع رسل و رسائل کی ضرورت ہے۔ مسئلہ پناہ گزینان ایک ایسا مسئلہ ہے جو مستعد ذرائع رسل و رسائل کے بغیر حل ہو ہی نہیں سکتا ہم اصل قیمتوں پر جیپ کاریں اور ٹرک خریدنے کیلئے بھی تیار ہیں لیکن ہماری بیشتر جد و جہد کا انحصار اُن مخیر اور صاحب استعداد حضرات پر ہے۔ جو یہ چیزیں عاریۃً یا بطور عطیہ عطا کر سکیں۔ اہالیانِ کشمیر اور جنگ کشمیر اس وقت اہل لاہور اور دیگر مخیر حضرات کی بہت زیادہ امداد و اعانت کی محتاج ہے اور مجھے کامل امید ہے وہ اب ہماری پہلے سے زیادہ اعانت اور دستگیری فرمائیں گے۔

(نامہ نگار خصوصی)

آگرے کے فسادات کے متعلق حکومت ہند کا بیان

لاہور ۲۶ اگست۔ ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم پاکستان کے دفتر سے آگرے اور دہلی کے فسادات کے متعلق حسب ذیل پریس نوٹ شائع ہوا ہے:۔

دہلی اور آگرہ میں فسادوں کی افواہ سنتے ہی ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم پاکستان نے حکومت ہند سے تار کے ذریعہ دہلی اور آگرہ کے بارے میں تفصیلات منگائی تھیں۔

معلوم ہوا ہے کہ دہلی میں فرقہ وارانہ فساد کی خبر غلط اور بے بنیاد ہے۔ البتہ آگرہ کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کچھ پناہ گیروں نے ایک مکان پر قبضہ * کے بارے میں شرارت کی۔ موقعہ پر کچھ طلبا بھی آ گئے۔ ”مسلمانوں نے ان پر گولی چلا دی“ یہ افواہ شہر میں پھیل گئی۔ جس پر شہر میں سکھ اور سندھی پناہ گیروں نے کچھ دکانیں لوٹ لیں پولیس نے موقع پر پہنچ کر صورت حال پر قابو پالیا پولیس کی فائرنگ سے ۹ مرے اور ۵۰ زخمی ہوئے مرنیوالوں میں ۵ مسلمان تھے اور ۴ غیر مسلم ہائی کمشنر ابھی بات چیت کر رہا ہے

ایک عجیب و غریب گرفتاری

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ دہلی کے ایک پریس کے مالک مسمی محمد شفیع کو اس بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ دہلی اور کراچی کے درمیان بذریعہ ہوائی جہاز اکثر سفر کرتا رہتا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی — پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا گیا

پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ

ہر دردمند اور سمجھدار مسلمان کے لئے غور کا مقام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

جیسا کہ "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ کوئٹہ سے اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب احمدی بعض مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی شہادت ہماری اطلاع کے مطابق صرف اس بناء پر وقوع میں آئی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ایک ایسے پبلک جلسہ کے قریب سے گذر رہے۔ جو کوئٹہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف منعقد کیا جا رہا تھا۔ رپورٹ یہ ہے کہ اس موقعہ پر بعض جوشیلے لوگوں نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو دیکھ کر پہلے تو ان کو پتھروں سے زخمی کیا۔ اور پھر پیٹ میں چھرا گھونپ کر شہید کر دیا۔ میجر ڈاکٹر محمود احمد جو فوج سے فارغ ہو چکے تھے۔ اور اب کوئٹہ میں پریکٹس کرتے تھے۔ قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجنیئر لائل پور کے فرزند اور لاہور کے مشہور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب پروفیسر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کے حقیقی بھتیجے تھے۔ اور اس جگہ اس اظہار کی چنداں ضرورت نہیں کہ ذاتی لحاظ سے بھی مرحوم ایک نہائت ہی شریف الطبع اور ہونہار نوجوان تھا۔ جس نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک خورد سال بچہ چھوڑا ہے۔ موت فوت تو ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اور جلد یا بدیر ہر شخص نے بہرحال اس اٹل دروازہ میں سے گذرنا ہے۔ اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کی حکومت میں (جیسا کہ ہر دوسری حکومت میں) باہمی لڑائیوں اور ڈکیتیوں وغیرہ کی وجہ سے بسا اوقات قتل کے واقعات ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات خود مسلمانوں کے ہاتھ سے ہی مسلمانوں کا خون گرایا جاتا ہے۔ لیکن یقیناً کوئٹہ کا یہ واقعہ پاکستان کی تاریخ میں اس لحاظ سے پہلا واقعہ ہے کہ ایک پُرامن مسلمان شہری کو محض بعض مذہبی عقائد کے اختلاف کی وجہ سے بعض دوسرے مسلمانوں نے شہید کر دیا ہے۔ اول تو ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ہاتھ سے مارا جانا ہی فی ذاتہ ایک نہائت درجہ دردناک اور قابلِ ملامت فعل ہے۔ لیکن جب ایسے فعل کی بنیاد محض مذہبی عقائد کے اختلاف پر مبنی ہو تو پھر یہ فعل ایسی ہولناک صورت اختیار کر لیتا ہے کہ اس سے زیادہ بھیانک فعل کوئی اور تصور میں نہیں آ سکتا۔

یہ خیال کہ احمدیہ جماعت کے لوگ اپنے بعض عقائد کی وجہ سے بعض دوسرے مسلمانوں کی نظر میں سچے مسلمان نہیں موجودہ بحث کے لحاظ سے ایک بالکل لاتعلق سوال ہے۔ کیونکہ اگر صرف مذہبی اختلاف کو دیکھا جائے۔ اور صرف علماء کے فتوے کو مدنظر رکھا جائے۔ تو مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی کفر کے الزام سے بچا ہوا نظر نہیں آتا۔ اہلسنت والجماعت کے کفر کے فتوے شیعوں کے خلاف موجود ہیں۔ اور شیعوں کے کفر کے فتوے سنیوں کے خلاف موجود ہیں۔ اسی طرح حنفیوں کے کفر کے فتوے اہلحدیث کے خلاف موجود ہیں۔ اور اہلحدیث کے فتوے حنفیوں کے خلاف موجود ہیں۔ تو کیا ان فتوؤں کی وجہ سے یہ سب لوگ واجب القتل سمجھے جائیں گے؟ حق یہ ہے کہ مذہبی عقیدہ کا سوال بالکل جداگانہ ہے۔ لیکن سیاست کے میدان میں اسلام کی اس تعریف کو قبول کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔ اور ہماری جماعت کا شروع سے ہی یہ اعلان رہا ہے۔ کہ جو شخص بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کا مدعی ہے۔ اور قرآن شریف کو خدا تعالے کی آخری شریعت سمجھتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ہر وہ شخص جسے غیر مسلم لوگ مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ وہ سیاست کے میدان میں مسلمان سمجھا جائیگا۔ اور مسلمان سمجھا جانا چاہیئے۔ اور اسے مسلمانوں والے سیاسی حقوق ملنے چاہئیں۔ اس تعریف کے سوا اسلام کی کوئی اور تعریف ایسی نہیں جو سیاست کے میدان میں قابل قبول سمجھی جا سکے ورنہ اگر اس تعریف کو چھوڑ کر عقائد کی تفصیل اور علماء کے فتوؤں کی طرف دیکھا جائے۔ تو دنیا کا کوئی اسلامی فرقہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ اور پاکستان کی خداداد حکومت چند دن کے اندر ایک دوسرے کے خون خرابہ کا ہولناک منظر بن سکتی ہے۔

پس میں ہر سمجھدار اور سنجیدہ اور دردمند مسلمان سے خدا کے نام پر اور پاکستان کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانے اور حکومت پاکستان کے اس نازک دور کو ان تخریبی تحریکوں سے بچانے کی کوشش کرے جو اگر آزاد چھوڑ دی جائیں۔ تو بڑی سے بڑی حکومت کو چند دن میں ختم کر سکتی ہیں۔ کوئٹہ کا دردناک واقعہ جو یقیناً اپنی نوعیت میں پاکستان کا پہلا واقعہ ہے۔ ہر سمجھدار اور دردمند مسلمان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ہر سنجیدہ اسلامی اخبار کا خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ فرض ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس فتنہ کے سدِباب کے لئے کوشش کرے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ایک نہائت وسیع اور اصولی سوال ہے۔ کیونکہ خواہ یہ فتنہ اپنی موجودہ اور ابتدائی صورت میں کتنا ہی معمولی نظر آئے۔ لیکن ایک دوربین آنکھ اس کی تہ میں وہ خطرناک چنگاری دیکھ سکتی ہے۔ جو بڑی سے بڑی آگ کا موجب بن جاتی ہے۔ خدا جانتا ہے۔ کہ میں نے یہ مختصر الفاظ حقیقی درد اور سچے اخلاص کے ساتھ لکھے ہیں۔ کاش ان الفاظ کو اسی درد اور اسی اخلاص کے ساتھ پڑھا جائے جس کے ساتھ وہ لکھے گئے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور
۲۵/۸/۴۸

پچیس اگست ۲۵

از صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

۲۵ اگست ۱۹۴۷ء وہ دن ہے جس نے ہمیں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی مستورات کو) قادیان کی محبوب بستی سے نکال کر لاہور میں لا پھینکا۔ آہ یہ دن ہمیں کبھی نہ بھولے گا۔ اسکے تصور سے ہی روح لرزتی اور جسم تھراتا ہے۔ ۲۴ کی شام کو ہمیں حکم ملا۔ کہ سفر کی تیاری کرو۔ یہ حکم سنتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ جیسے جسم سے جان نکل رہی ہے۔ یکلخت آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور سر سے لے کر پاؤں تک پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے۔ یہ قادیان سے باہر جانے کی اطلاع نہیں تھی۔ بلکہ روح کو جسم سے نکلنے کا حکم تھا۔ جان کو تن سے جدا ہونے کی ہدایت تھی۔ کچھ طبیعت سکون پر آئی تو سوچا اور دل میں پوچھا کہ اللہ میاں یہ کیا۔ کیا ہم اس طرح آسانی سے قادیان کو چھوڑ دیں۔ اپنی محبوب بستی کو جو ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ پیاری ہے بغیر کسی قسم کی قربانی کے ہم اس سے یوں جدا کر دیئے جائیں۔ تو ہم سے جو قربانی چاہتا ہے لے لے۔ مگر ہمارے مقدس مقام کو ہمارے محبوب مرکز کو ہم سے یوں جدا نہ کر۔ مگر نہیں تو نے تو ہمارے لئے اس جدائی کو مقدر کر دیا تھا۔ تو آج سے قریباً پچاس سال پہلے ہمارے پیارے آقا کو "داغ ہجرت" کی اطلاع دے چکا تھا۔ جس کا پورا ہونا ضروری تھا۔ تیری یہ تقدیر مبرم تھی اور ہماری قادیان سے جدائی لازمی۔ ساری رات بستر پر کروٹیں لیتے آنکھوں میں کاٹی۔ ساتھ ہی یہ امید بھی لگی ہوئی تھی۔ کہ غیب سے کوئی خارق عادت نشان ظاہر ہو۔ اور ہم اس تلخ جدائی سے بچ جائیں۔ دل کہتا تھا نادان کیا یہ نشان الٰہی پورا نہیں ہونا۔ کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل نہیں کہ آپ نے اتنا عرصہ پیشتر اس بات کی اطلاع دی۔ جبکہ کسی دوسرے انسان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی۔ کہ قادیان کا مرکز کچھ وقت کے لئے جماعت کے قبضہ سے نکل جائے گا۔ خیر ۲۵ اگست کی صبح کو ہم قادیان کی ایک ایک چیز پر محبت و حسرت کی نظر ڈالتے ہوئے رخصت ہوئے۔ ہمارے دل قادیان کی جدائی کے خیال سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ مگر ہم بے بس تھے اور اس تقدیر الٰہی کو ٹالنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ شام کو کوئی پانچ بجے کے قریب لاہور میں داخل ہوئے۔ لاہور کو دیکھتے ہی بے اختیار منہ سے نکل گیا۔ کیا یہ لاہور ہے؟ سنسان گلیاں ویران و خاموش سڑکیں۔ اداس کوچے۔ وہ لاہور جہاں کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ آج اس ویرانی کی حالت میں پڑا تھا۔ میلوں میل انسانی شکل نظر نہ آتی تھی۔ ہر طرف موت کی سی بھیانک خاموشی طاری تھی۔ گویا اس دن ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دو نشان پورے ہوتے دیکھے۔ ایک تو صبح کے وقت "داغ ہجرت" کا الہام اور دوسرا اسی روز شام کو یہ الہام کہ لاہور بھی ایک شہر ہوتا تھا فاعتبروا یا اولی الابصار۔ موخر الذکر الہام کا اس موقعہ پر پورا ہونا خواہ وقتی ہو۔ مگر بہرحال یہ اسکی تکمیل کا ایک نظارہ تھا۔

اب اے ہمارے آقا و مولےٰ ہم تجھ سے دست بدعا ہیں کہ تو ہماری قادیان سے جدائی کے عرصہ کو کم سے کم کر دے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا کے الفاظ کے ساتھ تجھ سے ملتجی ہیں کہ "اے ہمارے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے"۔ اور جلد سے جلد ہمیں دیار محبوب میں پہنچنے کے سامان پیدا کر۔ یعنی قادیان کو ہمیں واپس دیدے ہم سے تمام وہ کمزوریاں اور نقائص کو دور فرما۔ جو ہم کو تجھ سے دور کرنے والے ہیں۔ اور ہم کو زیادہ سے زیادہ

الفضل روزنامہ
۲۷ اگست ۱۹۴۸ء

78

فرضی ڈگریاں

پاکستان ٹائمز میں کسی صاحب نے ایک خط میں شکایت کی ہے۔ کہ جن طلباء نے پنجاب مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کے جھنڈے کے نیچے قوم کو اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ اور ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ ان کو رعائتی تعلیمی ڈگریاں یا سرٹیفکیٹ دیئے جائینگے۔ ابھی تک اس وعدہ کو پورا نہیں کیا گیا۔ حالانکہ دو ہزار طلباء منتظر ہیں۔ کہ کب ان کو یہ ڈگریاں یا سرٹیفکیٹ عطا ہوسکتے ہیں۔ اور وہ کب اپنی آئندہ تعلیم جاری کرتے ہیں

ان طلباء کو جنہوں نے قومی خدمات میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا کسی اور قسم کا عطیہ پیش کرنا تو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ جو نصاب ان طلباء نے مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اس کے لئے محض ڈگریاں اور سرٹفکیٹ حاصل ہوجانے سے ان کو اسپر کس طرح عبور ہو جائے گا۔ اور وہ اگلے درجوں میں کس طرح چل سکے گا۔ یا اگر وہ منتہی ہیں تو دنیا کا وہ کاروبار کس طرح چلا سکیں گے۔ جو ان کو ان فرضی ڈگریوں کی بناء پر کرنے کے لئے سپرد کیا جائے گا۔ علم کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو محض ڈگری کے جادو سے حاصل ہو جائے۔

بے شک بعض بڑے بڑے لوگوں کو اعزازی ڈگریاں دینے کا رواج ہے۔ لیکن وہ اور بات ہے۔ ایسی اعزازی ڈگریاں ان لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ جو اپنی زندگی کی منزل مقصود پر پہونچ چکے ہوتے ہیں۔ ان کو ان ڈگریوں کی بناء پر کوئی ملازمت یا روزگار حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہماری رائے تو یہی ہے کہ ایسی فرضی ڈگریوں اور سرٹیفکیٹوں کے حصول سے طلباء کا ہی نقصان ہے۔ اور ان کو ہرگز یہ قبول نہیں کرنی چاہئیں۔ اس کے علاوہ یہ ان کی قابلیت اور غیرت پر بھی حملہ کے مرادف ہے۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ایسے طلباء کو بجائے فرضی ڈگریاں وغیرہ دینے کے اس عرصہ کے لئے وظائف دینا زیادہ مناسب ہوگا۔ جو انہوں نے قومی خدمات میں صرف کیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی تعلیمی کمی جو خدمات قومی کی وجہ سے ہوئی ہے قومی خرچ پر پوری کرسکیں۔ اور تعلیم سے فارغ ہوکر قومی کاموں کو باحسن طریق سرانجام دینے کے قابل ہوجائیں۔ یا جو طلباء وظائف لینا نہ چاہیں۔ ان کو قومی خدمت کے لئے جب کام کیا گیا اعزازی سرٹیفکیٹ دے دیئے جائیں۔ جو ان کے لئے آئندہ زندگی میں فرضی ڈگریوں سے زیادہ مفید ہوں گے۔

سُوت اور کپڑا

اگرچہ پاکستان میں کپاس اور اون کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن فی الحال مشینری نہ ہونے کی وجہ سے نہ تو یہاں ضروری مقدار میں سوت تیار ہوسکتا ہے اور نہ کپڑا۔ اس لئے ان دونوں چیزوں کے لئے پاکستان اس وقت تک جب تک یہاں کافی تعداد میں سوت کاتنے اور کپڑا بننے والے کارخانے نہیں کھل جاتے۔ دوسرے ملکوں کی مدد کا حاجتمند ہے۔ اس طرح اگرچہ بہت سا ملکی روپیہ باہر چلا جائے گا۔ لیکن موجودہ صورت حال میں اس کے سوا چارہ بھی نہیں کپڑا ایک ایسی ضرورت ہے کہ جس کے بغیر کوئی فرد بشر گزارا نہیں کرسکتا۔

کسی ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ماہرین اقتصادیات کے نزدیک ایک یہ بھی اصول مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ جس صنعت کو ملک میں ترقی دینی ہو۔ اس کی درآمد غیر ملکوں سے نہ کی جائے۔ یا اس پر ایسی پابندیاں لگا دی جائیں۔ کہ وہ مقامی مال کی نسبت زیادہ نہ بک سکے۔

پاکستان میں بھی سوت اور کپڑے کی درآمد پر کنٹرول ہے۔ لیکن اب حکومت محسوس کر رہی ہے کہ پاکستان میں ابھی ایسے حالات نہیں ہیں کہ بغیر باہر کی امداد کے یہاں ان اشیاء کے قحط کو رد کیا جاسکے۔ اس امر کے مدنظر پاکستان کی حکومت ان اشیاء کی درآمد پر جو کنٹرول موجود ہے۔ اسکو ہٹانے کے متعلق غور و فکر کر رہی ہے۔

حکومت کے خیال میں کنٹرول ہٹا دینے سے پاکستان میں جو کپڑے کی شدید کمی محسوس ہو رہی ہے وہ بھی دور ہو جائے گی۔ اور سوت کی کھلی درآمد کی وجہ سے دیہاتی دستی کھڈیوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اور اس صنعت کے لئے عوام میں شوق بڑھ جائے گا۔ اور وہ بھی اچھا اور زیادہ کپڑا تیار کرنے لگیں گے۔

حکومت کا یہ خیال درست ہے لیکن ساتھ ہی حکومت کو چاہیئے کہ جتنی جلد ہوسکے یہاں سوت تیار کرنے اور کپڑا بننے کے کارخانے کھلوانے میں پوری پوری مدد دے تاکہ چند سالوں میں ہم بیرونی امداد سے بالا ہوجائیں۔ اور یہاں اتنا کپڑا تیار ہونے لگے کہ ہم دوسرے ہمسائے ممالک کی ضروریات کو بھی پورا کرسکیں۔ خاصکر ان مشرقی ممالک کی جہاں کپاس اس افراط سے پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ وہاں کپڑے کی صنعت اس درجہ پہونچی ہوئی ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات ہی پوری کرسکیں

حادثہ فاجعہ

منٹگمری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ راکھ مہاجرین اور پولیس کے درمیان جھڑپ میں پندرہ آدمی مارے گئے ہیں۔ اور تیس کے قریب زخمی ہوگئے یہ بات نہایت افسوسناک ہے۔ اس تصادم کی وجہ راؤ خورشید علی خان کی گرفتاری بیان کی گئی ہے۔

کچھ دنوں سے کیمپوں میں پڑے ہوئے مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق بیان کی فضا خراب ہو رہی تھی۔ اور حکومت کے بیان کے مطابق بعض لوگ بعض اغراض کے پیش نظر مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مہاجرین کا مسئلہ واقعی بڑا پیچیدہ ہے۔ اور جب تک حکومت اور مہاجرین اور ان کے ہمدرد نیک نیتی اور صلح داشتی اور نہایت غور و خوض سے اسکو حل کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ اس وقت تک ایسے واقعات کا دہرایا جانا غیر متوقع نہیں سمجھا جاسکتا۔

اس حادثہ میں حکومت کا قصور ہے یا مہاجرین کا اس امر کا صحیح فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بعض معاملات میں مہاجرین کو واقعی حکومت کے خلاف صحیح شکایات ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں بعض مہاجرین بھی غیر معمولی طور پر ضدی واقع ہوئے ہیں۔ اور وہ جبر سے ایسی باتیں منوانا چاہتے ہیں جن کا پورا کرنا حکومت کی طاقت سے باہر ہے۔ اور زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض اصحاب بجائے اس کے کہ اس مسئلہ کو آرام سے حل ہوجانے دیں اپنی ذاتی اغراض کے پیش نظر اور بھی الجھا رہے ہیں۔ حکومت سے واقعی مہاجرین کی آبادکاری میں بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں لیکن ان غلطیوں کی درستی ضد کے طریقوں سے نہیں ہوسکتی یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے کہ جس کے حل کرنے کے لئے نہایت دانشمندی اور بے غرضی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان میں پھر کوئی ایسا واقعہ نہ ہوگا۔ اور یہ حادثہ فاجعہ ہمیں آئیندہ زیادہ دانشمندی اور مصلحت اندیشی سے کام کرنے کی طرف بطور چراغ راہ رہنمائی کرے گا۔

چند اصولی باتیں

مندرجہ ذیل سطور میں ہم مودودی صاحب کے حالیہ بیان پر اصولی نقطہ نظر سے تبصرہ کرنا چاہتے ہیں اور شروع میں اس بات کو واضح کردینا چاہتے ہیں کہ کوثر و تسنیم کی بندش کا ہمیں اتنا ہی رنج ہے جتنا کہ آپ کو یا آپ کے کسی دوست کو ہوگا۔ ہمیں حاشا وکلا آپ سے یا آپ کے کسی دوست سے ذاتی عناد نہیں ہے لیکن ہم دیانتداری سے آپکی روش کو دونو دینی اور دنیاوی لحاظ سے عام طور پر عالم اسلام اور خاص طور پر پاکستان کے لئے سخت مضر سمجھتے ہیں ہماری رائے غلط ہوسکتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ ہم غلطی پر ہوں لیکن ہماری نیت خدا کے فضل سے صاف ہے

مودودی صاحب نے کوثر و تسنیم کی بندش پر جو بیان اخبارات میں شائع کروایا ہے۔ اس کی تمام تر اساس جمہوریت کے اصولوں پر رکھی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اگر پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ اور پاکستان کی حکومت کسی ایک پارٹی کی ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایسی تنقید کو برداشت نہ کیا جائے۔ جو الزام ان دونوں اخبارات پر لگائے گئے ہیں۔ ان کا کوئی ثبوت اگر حکومت کے پاس موجود ہے۔ تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ کیوں نہیں چلایا جاتا؟"

(انقلاب ۲۶ اگست ۱۹۴۸ء)

مودودی صاحب کے نزدیک جمہوریت ایک باطل قسم کا نظام ہے۔ جس سے کسی قسم کا تعاون مومنوں کے لئے ناجائز ہے۔ جس کی عدالتیں جاہلی اور جس کا قانون سراسر باطل ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ مودودی صاحب ایک باطل حکومت کے باطل قانون کے مطابق کوثر و تسنیم کے افعال کی جانچ پڑتال اور ایک باطل عدالت سے انکا فیصلہ کرانے کے آج کیوں خواہاں ہوئے ہیں؟

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی چند اکسیریں

(۱) زدجام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا ایک ماہ کے لئے بیس روپے
(۲) قرص جواہر۔ اعضائے رئیسہ کے لئے ۱۰۰ گولی چھ روپے
(۳) نور منجن۔ پائیوریا کا علاج ہے دانت محفوظ رکھتا ہے دو روپے
(۴) سرمہ مبارک۔ آنکھوں کی جملہ امراض کا علاج دو روپے آٹھ آنے
(۵) افسنتین۔ معدہ کی اصلاح کرتی وجع المعدہ دور کرتی ہے۔ ایکماہ چھ روپے
(۶) تریاق اکبر۔ فی شیشی دو روپے آٹھ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس آنے پر قیمت واپس کردی جاتی ہے ہم نے آپ کے روپیہ کی حفاظت کرنی ہے

دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ انہوں نے تقسیم سے پہلے مسلم لیگ کو ووٹ دینا بھی اسی لیے حرام قرار دیا تھا۔ کہ انتخابات ایک جاہلی قانون اور ایک باطل حکومت کے ماتحت عمل میں لائے جا رہے تھے۔ جو مسلم اسٹیٹ ان کے نتیجہ میں بنے گی۔ وہ جاہلی ہوگی۔ پاکستان کی موجودہ حکومت انہی انتخابات کا ایک نتیجہ ہے اور اس کی موجودہ حیثیت کذائی بعینہ اسی نہج کی ہے جیسی کہ مودودی صاحب نے قیاس کی تھی۔ اگر اس وقت آپ نے نیک نیتی سے ووٹ نہیں دیئے تھے تو اب آپ کی نیک نیتی نے دوسری صورت کیوں اختیار کر لی ہے۔ اور آپ ایک ایسی عدالت سے "کوثر و تسنیم" کے معاملہ کی تحقیقات پر کیوں مصر ہیں جو آپ کے نزدیک باطل حکومت کی عدالت ہے۔ آپ اب اسی لئے ایک باطل عدالت سے فیصلہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کو یقین ہے کہ موجودہ حکومت کے اصولوں کے مطابق "کوثر و تسنیم" بے گناہ ثابت ہو جائیں گے۔ اور ان پر جو پابندی لگائی گئی ہے وہ اٹھالی جائے گی۔ کیا آپ اس غیر اسلامی عمل پر اس لیے رضامند نہیں ہو گئے۔ کہ یہ اخبار آپ کے اپنے ہیں۔ لیکن کیا یہ حیرت کا مقام نہیں ہے کہ جب تمام مسلمان قوم کی زندگی کا سوال درپیش تھا۔ تو آپ نے اپنے دوستوں کو یہ مشورہ دیا کہ انتخابات میں ووٹ نہ دیئے جائیں۔ کیونکہ انتخابات کا یہ سارا کاروبار ہی طاغوتی تانا بانا ہے۔ لیکن آج جب اپنی ذات پر آ پڑی ہے تو آپ اسی طاغوتی تانا بانا کے ایچ پیچ میں گھسنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ جمہوریت ایک غیر اسلامی طرز حکومت ہے۔ لیکن آپ تو اس طرز حکومت کے پابند نہیں ہیں آپ تو خالص اسلامی قانون کے پابند ہیں۔ پھر آپ کے لئے یہ کس طرح زیبا ہے کہ آپ ایک غیر اسلامی طرز حکومت کے اصولوں کے مطابق ایک غیر اسلامی عدالت سے انصاف کے طالب ہو رہے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ

لیکن آپ حکومت کے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر باشندوں کی آنکھوں اور کانوں پر مہر لگانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟ اگر آپ یہ حرکت اس اندیشے سے کرتے ہیں کہ دوسرے خیالات کی طاقت عوام کے ذہن کو مسخر کر لے گی۔ اور ان پر آپ کا اثر قائم نہ رہ سکے گا۔ تو درحقیقت یہ آپ کی طرف سے خود اپنی کمزوری کا اعتراف ہے اور جو حکمران پارٹی اس کمزوری کے ساتھ اپنا اقتدار رکھنے کی کوشش کرتی ہے وہ بالآخر اپنا ہی نقصان نہیں کرتی۔ بلکہ بسا اوقات قومی زندگی کے نشوونما کو بھی صحیح راہوں سے ہٹا کر غلط راہوں کی طرف ڈال جاتی ہے۔

جہاں تک جمہوری حکومت کے اصولوں کا سوال ہے، وہاں تک آپ کی یہ باتیں ہم درست مان لیتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا آپ اپنے اسلامی اصولوں کے مطابق ان باتوں کو صحیح سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اپنی اسلامی حکومت میں کسی دہریہ کو دہریت کی طرف لوگوں کو دعوت دینے کی اجازت دیں گے؟ اور ان کو یہ موقع دیں گے کہ وہ ایک پارٹی بنا کر طاقت حاصل کر کے حکومت کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اگر نہیں تو پھر اپنے اصولوں کے مطابق آپ کو کس طرح یہ حق حاصل ہے کہ باطل طرز حکومت کے ارباب اقتدار سے اپنے لئے ان رعایتوں کی امید رکھیں۔ جو آپ دوسروں کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ باطل تو ہے ہی باطل اور فریب۔ آپ تھوڑے سے ذاتی نقصان سے بچنے کے لئے اپنی حق پرستی کو قربان کرنے کے لئے کیوں تیار ہو گئے ہیں اور آپ کو یہ حق کس طرح ہے کہ آپ پبلک سیفٹی ایکٹ پر اعتراض کریں۔ ایک دہریہ بھی تو نیک نیتی سے ہی اسلامی حکومت پر تنقید کرتا ہے۔ مگر آپ کی اسلامی حکومت اس کو روک دیتی ہے۔ تو ایک غیر اسلامی حکومت کو کیوں حق نہیں ہے۔ کہ وہ آپ کی تنقید کو روک دے۔ اگر اس کے خیال میں وہ خطرناک ہو۔

آپ کا تمام بیان جمہوری اصولوں سے دادخواہی پر مبنی ہے۔ اگر آپ اپنے اسلامی اصول کے اس طرح پابند ہوتے جس طرح آپ نے گذشتہ انتخابات کے وقت پابند ہونا ظاہر کیا تھا تو آپ ایسا بیان ہرگز نہ دیتے۔

آپ کے بیان سے ظاہر ہے کہ پاکستان کے بننے کے بعد آپ نے اپنی تمام جدوجہد میں اسلامی طریق کار کی بجائے جمہوری طریق کار اختیار کر رکھا ہے۔ یعنی جس طرح جمہوری نظام میں پارٹیاں ہوتی ہیں۔ اور وہ پروپیگنڈا سے ایک دوسرے سے فوقیت لیجانا چاہتی ہیں۔ اسی طرح اپنی اسلامی پارٹی کو بھی آپ جمہوری اصولوں کے مطابق کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ جس طرح جمہوری ملکوں میں صاحب اقتدار پارٹی کے خلاف ریشہ دوانیاں کی جاتی ہیں۔ اسی طرح آپ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی زیادہ سے زیادہ عوام کا سہارا لے کر موجودہ حکومت کو انہی اصولوں کے مطابق الٹنا چاہتے ہیں جس طرح امریکہ یا برطانیہ کے باطل جمہوری نظاموں میں ہوتا ہے۔ گویا کہ آپ پوری طرح جمہوریت کے ان اصولوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جن کو آپ غیر الٰہی اصول سمجھتے ہیں۔ کیا اسی کا نام اصول پرستی ہے؟ کیا اس کا نام اسلامی شریعت کی پابندی ہے؟

پھر آپ نے آخر میں جو یہ دھمکی دی ہے۔

جب آئینی اور جمہوری طریقوں سے رائے عامہ کے بدلنے کے ساتھ ساتھ انتظامی نظام کے بدلتے چلے جانے کی کوئی صورت ممکن نہیں رہنے دی جاتی۔ تو تغیر طلب طاقتوں کو لامحالہ

معقول اور معتدل لوگوں کے ہاتھوں سے نکل کر جوشیلے اور انتہا پسند لوگوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے اور اکثر اس کے نتائج بہت ہی برے نکلتے ہیں۔

کیا آپ کے مخفی ارادوں کو بے نقاب نہیں کر رہی۔ کیا اسلامی قانون کے پابند لوگوں کو حکومت کے خلاف اس حکومت کے زیر سایہ رہ کر بغاوت کرنے کی اسلام میں اجازت ہے خواہ حکومت کتنی بھی باطل کیوں نہ ہو۔ سوال تو یہ ہے کہ ایسے جوشیلے اور انتہا پسند لوگوں کو جو اسلام کی پابندی کے بھی دعویدار ہیں۔ اسلام کیا سکھاتا ہے۔ اور آپ جو پابندی اسلام کے سب سے بڑے دعویدار ہیں کیا آپ کا فرض نہیں ہے کہ ان لوگوں کو اسلامی آداب و کردار اختیار کرنے کی تلقین فرمائیں۔ اور ان کو سمجھائیں۔ کہ زمین پر فتنہ و فساد برپا کرنا مومنوں کا نہیں بلکہ کفار کا کام ہے اور اگر وہ اپنے جوش کو نہیں روک سکتے۔ تو ان کا فرض ہے کہ غیر اسلامی ملک میں نہ رہیں اور اس سے نکل جائیں۔ اور قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف اس میں رہتے ہوئے بغاوت نہ کریں لیکن آپ تو اس دھمکی کو اپنا سب سے بڑا اور قیمتی تاش کا پتہ سمجھ کر پاکستان کے ارباب حل و عقد کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ کیا یہ صریحاً غیر اسلامی سکیم کا وطیرہ نہیں ہے؟

آپ سوچیں تو سہی کہ اس بیان میں کس طرح آپ نے اسلامی کردار کو چھوڑ کر غیر اسلامی جمہوریت کے اصولوں کا طرز استدلال اختیار کیا ہے۔ کیا اس سے صاف یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو اسلامی اصولوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں دراصل آپ موجودہ قیادت کو الٹنا چاہتے ہیں کیا اس سے یہ بہتر نہیں تھا۔ کہ آپ ایک ایسی راہ اختیار کرنے کی بجائے جس کا نتیجہ جوشیلے اور انتہا پسندوں کی بغاوت بھی ہو سکتا ہے اور جس سے پاکستان میں فتنہ و فساد اور خانہ جنگی کا باب کھل سکتا ہے خود اس قیادت کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتے اور جمہوری سیاسی ہنگامہ آرائی کی بجائے اسلامی طریق تبلیغ اختیار کرتے۔

مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حقیقت یہ ہے کہ آپ کو حقیقی اسلام سے یعنی اس اسلام سے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو جنت بنا دیتا ہے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں اگر آپ اسلامی اصولوں کی روح کو سمجھتے ہوتے تو آپ اسلام کو بھی محض دوسرے دنیاوی قسم کے نظام ہائے حکومت کی طرح کا ایک نظام نہ سمجھتے اور جھپٹتے ہی حکومت پر ہاتھ مارنے کی کوشش نہ کرتے۔ آپ کو سیاسی تفوق کے لالچ نے اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے سے محروم کر دیا ہے۔ آپ کے خیال میں اسلام صرف ایک سیاسی نظریہ ہے اور کچھ بھی نہیں۔ اور اسی کے مطابق آپ عمل پیرا ہیں۔

اپنے بچوں کو اپنے قومی ادارہ تعلیم الاسلام کالج لاہور

میں داخل کیجئے

کیونکہ۔

(۱) یہ آپ کا اپنا قومی کالج ہے۔ آپ کی قومی غیرت اس امر کی مقتضی ہے کہ آپ کے بچے اس کالج میں داخل ہوں۔

(ب) اس کالج میں دنیوی علوم کے علاوہ دینیات مثلاً ترجمہ و تفسیر قرآن مجید۔ کتب سلسلہ اور تاریخ اسلامی کی تعلیم کا بالخصوص انتظام ہے جو دیگر کالجوں میں مفقود ہے

(ج) اس کالج کی فضا دہریت۔ کمیونزم اور مغربیت کے زہریلے اثرات سے پاک ہے

(د) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اس کالج کے طلبہ کی بہبود میں بہ نفس نفیس دلچسپی لیتے اور وقتاً فوقتاً کالج کے سٹاف اور منتظمین کو زریں ہدایات سے نوازتے ہیں

(ہ) کالج کا سٹاف تجربہ کار۔ قابل اور محنتی ہے

(و) کالج سٹاف کے اکثر ارکان واقفین زندگی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ان کے زیر تربیت بچے انشاء اللہ اسلام کے فدائی ثابت ہوں گے۔

(ز) بیرونجات سے آنے والے طلبہ کی رہائش کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔ ان کی تربیت اور اخلاقی و تعلیمی نگرانی کے لئے ایک عملہ متعین ہے (ح) اس کالج کے تعلیمی اخراجات دیگر کالجوں کی نسبت کم ہیں نیز طلبہ کو سادہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیجاتی ہے (ط) اس کالج کے طلبہ لاہور میں رہتے ہوئے باوجود احمدی ماحول میں رہتے اور تعلیم حاصل کرتے ہیں (ی) باوجود کالج کی قلیل آمد کے محض نوجوانان احمدیت کی صحیح تربیت کی خاطر سلسلہ اس کالج پر زر کثیر صرف کرتا ہے۔ سلسلہ کے اس بار کو کم کرنا اور اپنے قومی کالج سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا آپ کا قومی فرض ہے۔ (ک) ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل، بی۔ اے۔ بی ایس۔ سی کلاسز کے علاوہ امسال ایم۔ اے اور ایم۔ ایس۔ سی کی کلاسز جاری کرنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایم۔ اے اردو کی کلاس جاری کرنے کی منظوری یونیورسٹی کی طرف سے مل چکی ہے۔ فزکس اور کیمسٹری میں ایم۔ ایس سی اور عربی، اکنامکس اور پولیٹیکل سائنس میں ایم۔ اے کلاسز جاری کرنے کے لئے منظوری حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ داخلہ یکم اکتوبر سے شروع ہوگا۔ معلومات کے لئے کالج پراسپکٹس طلب فرمائیں:۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

۱۵ دوستوں نے احمدیت قبول کی

رپورٹ اپریل ۴۸ء تا جون ۴۸ء

از مکرم جناب نور محمد نسیم سیفی صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا (مغربی افریقہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم مکرم جناب محمد افضل صاحب قریشی شمالی نائیجیریا میں مصروف تبلیغ رہے۔ اور برادرم جناب محمد احسان الٰہی صاحب آف جنجوعہ ۲۷ جون تک EPE رہے اور اس کے بعد گولڈ کوسٹ جانے کے لئے لیگوس تشریف لے آئے۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ کے ارشاد کے مطابق جناب جنجوعہ صاحب کی نائیجیریا سے گولڈ کوسٹ تبدیلی ہوئی ہے۔ خاکسار لیگوس میں مقیم رہا

مبلغین کرام کی آمد اور روانگی

سترہ جون کو مکرم جناب مولوی صالح محمد صاحب جناب سید احمد شاہ صاحب اور جناب مولوی محمد صادق صاحب لیگوس پہنچے۔ سٹیشن پر خاکسار کے علاوہ جماعت کے دو اور دوست، مسٹر آئی ڈی۔ اولوکوڈانا اور مسٹر اوکوڈو بھی حاضر تھے اگرچہ بارش زوروں پر تھی۔ لیکن معزز مہمانوں کو خدا کے فضل سے خاص تکلیف نہ ہوئی۔ الحمدللہ

اکیس جون کو جناب مولوی صالح محمد صاحب مولوی محمد صادق صاحب اور مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مع اپنے اہل وعیال گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کے لئے روانہ ہو گئے۔ مولوی صالح محمد صاحب اور مولوی احسان الٰہی صاحب کو گولڈ کوسٹ جانا تھا اور مولوی محمد صادق صاحب اور مولوی احسان الٰہی صاحب کے اہل وعیال کو سیرالیون۔

الحمدللہ کہ تمام احباب بخیر وعافیت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ہمیں بھی احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

تبلیغ

عام طور پر تبلیغ پبلک لیکچروں۔ تقسیم اشتہارات انفرادی ملاقات اور مشن ہاؤس میں آنے والوں سے مذہبی گفتگو کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

لیکچر:۔ اس دوران میں تیرہ پبلک لیکچر دئے ہر لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسلمانوں کی کم علمی اور مذہب سے لاتعلقی کے باعث ان کی طرف سے بہت کم سوالات ہوتے ہیں۔ لیکن جب کبھی عیسائیوں کے حلقہ میں لیکچر دیا ہے تو عیسائی نوجوان بڑے جوش وخروش سے سوالات کرتے ہیں۔ بلکہ سوالات کرنے کے لئے اپنی بائیبل بھی ساتھ لاتے ہیں

تقسیم اشتہادات:۔ ایک دفعہ جماعت کے بائیس افراد نے پاس کے ایک گاؤں [illegible] میں جا کر ظہر تک اشتہارات تقسیم کئے اور سلسلہ کا لٹریچر فروخت کیا۔ ظہر کے بعد خاکسار نے اس گاؤں میں ایک پبلک لیکچر دیا۔

عام ایام میں ظہر کے بعد خاکسار شہر میں گھوم کر اشتہارات تقسیم کرتا رہا۔ نوجوان تعلیمیافتہ طبقہ سے ملاقات کا زیادہ موقعہ ملا۔ چنانچہ اس انفرادی تبلیغ کے نتیجہ میں کئی نوجوان گھر پر تشریف لاتے رہے۔

ڈاک خانے، لیگوس لائبریری، لیگوس پبلک لائبریری اور C.M.S بک شاپ کے سامنے کئی دفعہ اشتہارات تقسیم کئے گئے چونکہ لوگوں نے ایک عرصہ تک مجھ کو ہاتھ میں بیگ لئے اور اشتہارات تقسیم کرتے دیکھا ہے اس لئے اب اکثر سڑکوں پر چلتے ہوئے لوگ بلا کر پوچھ لیتے ہیں کہ کوئی نیا اشتہار چھپا ہے یا نہیں میں نے اپنے ہینڈ بیگ پر موٹے الفاظ میں "احمدیہ مشنری" لکھوایا ہوا ہے۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔

ان ایام میں گھر آنے والوں میں سے دو اصحاب خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ مسٹر الیف ڈی گیں اور مسٹر ایڈمی اے یہ دونوں اصحاب یہاں سکولوں میں ملازم ہیں۔

مؤخر الذکر سے جب پہلے پہلی گفتگو ہوئی تھی تو اسلام کے خلاف اور عیسائیت کے حق میں ان کا جوش شدید تعصب کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ لیکن محض خدا کے فضل سے اب پانسہ بدل چکا ہے۔ اب چند روز ہوئے گھر آئے تھے تو کہنے لگے کہ تم مجھے صرف اسلام کے متعلق باتیں بتایا کرو۔ اور پوچھنے لگے کہ کیا حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) نے بھی معجزات دکھائے ہیں۔

ان کے اس سوال پر رسالہ انگریزی ریویو میں سے بعض مضامین جو "زبردست نشانات" کے عنوان سے شائع شدہ ہیں پڑھ کر سنائے گئے۔ وہ سنتے تھے اور خوشی میں کرسی پر اچھلتے تھے۔ "ہاں بے شک انہی کا نام معجزہ ہے" وہ بے اختیار کہہ رہے تھے

مسٹر گیں کو "احمدیت یا حقیقی اسلام" مطالعہ کے لئے دی گئی تھی۔ چنانچہ وہ اس کتاب کو ختم کر چکے ہیں۔

تبلیغ کے خاص مواقع

اس دوران میں تبلیغ کا ایک خاص موقع ملا۔ کچھ عرصہ سے یہاں ایک صاحب جو اپنے آپ کو "اہل مدینہ" بتاتے تھے آئے ہوئے تھے مقامی لوگوں کے ابھارنے پر انہوں نے شہر کے مختلف حصوں میں احمدیت کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ چند روز کی بات ہے آخر یہ صاحب اپنا سا منہ لے کر خود ہی واپس چلے جائیں گے۔ لیکن جماعتوں کے دوستوں نے کہا کہ اگر ان کو جواب نہ دیا گیا تو ہماری غلطی ہو گی۔ چنانچہ جماعت کے مشورہ سے ان صاحب کو ایک خط لکھا گیا۔ جس میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور ساتھ ہی ایک عدد بیعت فارم (عربی) ان کو ارسال کر دیا گیا کہ اگر ان پر احمدیت کی حقیقت کھل گئی ہے تو اس پر دستخط کر کے مجھے بھیج دیں تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں شرف قبولیت کے لئے ارسال کر دوں۔ اس خط میں ان کو یہ بھی لکھا گیا کہ اگر ان کو کوئی سوال پوچھنا ہو تو بڑے شوق سے پوچھ سکتے ہیں اور اگر اپنے سوالات اور میرے جوابات سے لیگوس کی پبلک کو بھی فائدہ پہنچانا چاہیں تو مجھے اجازت دیں کہ سب گلور میموریل ہال میں ایک دوستانہ گفتگو کا انتظام کر لوں۔

اس خط کے جواب میں ان صاحب نے مجھے لکھا کہ وہ عربی میں تبادلہ خیالات کریں گے یعنی مجھے بھی لازماً عربی ہی میں تقریر کرنی ہو گی اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی جتا دیا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں برطانوی حکومت میں زندگی گذار رہا ہوں، ورنہ اگر میں کسی اسلامی ملک میں ہوتا۔ جسے کہ شریعت کا پاس ہوتا تو یکدم سر قلم کر دیا جاتا۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین نے میرے ایک خط پر نوٹ فرمایا کہ

"اب اسباب پر زور دیں کہ عرب ممالک کی کوشش تو سر ظفر اللہ احمدی کو خاص طور پر اپنا نمائندہ مقرر کرنے کی ہے۔ اور ابن سعود کے صاحبزادے ان کو دعوتیں دیتے ہیں۔ شام کی حکومت ان کو سب سے بڑا تمغہ دیتی ہے اور اب بھی ان کو خاص طور شام بلوایا گیا ہے اور تم کہتے ہو کہ اسلامی حکومت ہوتی تو تم کو مارا جاتا۔ لیکن ذرہ کر مارا جاتا تو کیا مکہ میں صحابہؓ کو مارا نہیں جاتا تھا۔ مارا جانا تو اس امر کی علامت ہے کہ دلائل ختم ہو چکے۔ اب ڈنڈے کے ذریعہ سے صداقت کا مقابلہ کیا جائے گا۔ مگر اس طرح صداقت نہیں دبا کرتی"۔ میں نے پہلا خط انگریزی میں لکھا تھا۔ ان کا جواب عربی میں آیا۔ تو اس کے بعد میری اور ان کی خط وکتابت عربی میں ہوتی رہی۔

اس دوران میں کسی صاحب نے ایک مقامی اخبار میں لکھا۔ کہ اب "اہل مدینہ" یہاں ہیں تو احمدیوں کو میدان میں آنا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے جواب میں اخبار ہی کے ذریعہ لوگوں کو بتایا گیا کہ ہم نے تبادلہ خیالات کا مطالبہ کر رکھا ہے۔ اور اب ضرورت ہے کہ لیگوس کی پبلک ان صاحب سے اس چیلنج کو قبول کروائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ "وہ اہل مدینہ" (وہ صاحب یہاں اسی نام سے پکارے جاتے تھے) ہمیشہ پہلوتہی کرتے رہے اور بغیر مناظرہ کئے ہی واپس تشریف لے گئے۔ ہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب انہوں نے عربی میں مناظرہ کے خیال کا اظہار کیا تو ان سے کہا بہت اچھا مناظرہ عربی میں ہی ہو گا لیکن تحریری کیونکہ وہ عربی زبان اپنی مادری زبان ہونے کی وجہ سے صرف بولنا ہی جانتے تھے۔ اس سلسلہ میں میں نے مسلسل کئی روز پبلک لیکچر دیئے۔ جن میں احمدیت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی مخالف اور موافق لیکچر سننے سے لوگوں میں کافی حد تک جستجو کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد بعض لوگوں نے خدا کے فضل سے بیعت بھی کی۔

ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ لیگوس کے قریب ہی کی ایک جگہ اجے بوڈے میں ایک شخص نے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کر دکھا ہے۔ لوگ اکثر پوچھا کرتے تھے کہ اب کون سے مہدی کو مانا جاوے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں انہوں نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے ان سے پوچھا کہ کیوں ان کے دعوے کو قبول نہیں کیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ اس سلسلہ میں ایک تقریر کریں گے۔ اور اپنے دعوے کی تشریح کریں گے۔ یہ اشتہار کسی نہ کسی طرح مجھ تک بھی پہنچا۔

کچھ عرصہ ہوا یہی صاحب احمدیت میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ ان کے خطوط جو انہوں نے مخدومی المکرم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے نام لکھے تھے۔ وہ ابھی تک فائل میں موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے ان خطوط کے حوالے سے انہیں لکھ کر پوچھا کہ ان کے پہلے عقیدہ کو کیا ہوا۔ میرے اس خط کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ یہ باتیں اس طرح بیان نہیں ہو سکتیں۔ مناظرہ کا میدان لگا کر یہ باتیں لوگوں تک پہنچائی جانی چاہئیں۔ ابھی ان کی طرف سے یہ خط آیا ہی تھا کہ مقامی حکومت کے خلاف بغاوت کے الزام میں ان پر مقدمہ چلایا گیا اور جرم ثابت ہو جانے پر حفظ امن کی ضمانت طلب کر لی گئی۔

یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ یہاں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ یہ پوچھا کرتے ہیں کہ کیا حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کے آنے کی تائید میں درختوں کے پتوں پر یہ لکھا گیا ہے کہ "مہدی آگیا ہے"۔ ان کا خیال ہے کہ مہدی کے آنے کی علامتوں میں سے یہ بھی ایک علامت ہے۔ چنانچہ ایک روز اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ زوویہ شہر میں ایک درخت کے پتے پتے پر کچھ لکھا ہوا پایا گیا ہے۔ اور کہ لوگ اس درخت کی تقدیس کے قائل ہو رہے ہیں اور خوب وہاں جمع ہو کر دعائیں کرتے ہیں۔ عرب کے اچھے اچھے عالم اس تحریر کو پڑھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

یہ خبر مجھے پڑھ کر خیال پیدا ہوا کہ اب لوگ شور مچانے لگیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کوئی منچلا اس کو اپنے پیر کی طرف منسوب کر دے لیکن چند ہی روز بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہو گئی کہ جن لکیروں کو عربی کی تحریر سمجھا جاتا تھا وہ محض کسی کیڑے کے درخت کو چاٹ جانے سے پیدا شدہ نشانات تھے۔

لٹریچر:۔ اس عرصہ میں ایک دو ورقہ "آپ اور آپ کی بائیبل" چھپوا دیا گیا۔ جسے لیگوس میں تقسیم کرنے کے علاوہ نائیجیریا کے دیگر علاقوں میں بھی بھیجا گیا۔ چونکہ ابھی کافی لوگوں کے پتے ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اسلئے نقشہ میں سے دیکھ کر جہاں جہاں بوہ لا کے دفاتر ہیں۔ وہاں وہاں دفاتر کے انچارجوں کو تین تین کاپیاں ارسال کر دی گئیں تا وہ اپنے دوستوں کو بھی دکھائیں۔

اسکے علاوہ مختلف علاقوں سے لٹریچر کی مانگ آنے پر دوسرے ٹریکٹ بھی ارسال کئے گئے۔

تعلیم و تربیت:۔ برادرم قریشی صاحب زوویہ اور اردگرد و نواح کے دیگر علاقوں میں جماعتوں کی تربیت میں مصروف رہے۔ مکرم جنجوعہ صاحب ایبی کی جماعت کو ضروری نصائح فرماتے رہے۔ خاکسار لیگوس میں ہر اتوار کی صبح کو پہلے کچھ عرصہ مختلف موضوعات پر تقریر کرتا رہا۔ بعد میں اس تقریر کے پروگرام کو فتاوی کے درس میں تبدیل کر دیا گیا۔ مغرب کے بعد مسجد میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ ظہر کی نماز کے بعد ایک احمدی بہن قرآن کریم کا ترجمہ پڑھتی رہیں اب کچھ عرصہ سے ترجمہ پڑھانے کا پروگرام بند ہو چکا ہے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے وہ بہن مسجد میں نہ آسکتی تھیں۔

ہفتہ میں چند روز الفضل میں سے ضروری مضامین پڑھتا رہا۔ اس سلسلہ میں زیادہ تر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور ملفوظات اور دیگر آیتیں یا تعلیمی مضامین سنائے جاتے رہے۔

ہر جمعہ کے روز سن لائٹر میں سے حضرت صاحب کا خطبہ سناتا رہا۔ اور اس کے علاوہ مقامی حالات کے مطابق ضروری باتیں بیان کرتا رہا۔

فنانشل:۔ اس سال مردوں کے تحریک جدید کے وعدے گذشتہ سال کے وعدوں سے سات گنا ہیں اور عورتوں کے وعدے دوگنا اسکے علاوہ فضل عمر سکول کے لئے چندہ کا اعلان کیا گیا۔ لیگوس سے باہر کی جماعتوں کو بھی اس سلسلہ میں سرکلر بھیجا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ماہوار چندہ کی مد میں چھیاسی پونڈ ۱۳ شلنگ اور ساڑھے چار پنس وصول ہوئے یہ چندہ تحریک جدید، جلسہ سالانہ اور تمام دیگر چندوں کے علاوہ ہے۔

متفرق امور:۔ (۱) ملک کی مختلف لائبریریوں کو سن رائز مہیا کرنے کے لئے جماعت کو تحریک کی گئی۔ چنانچہ اس تحریک میں لیگوس اور کانو کی جماعت نے حصہ لیتے ہوئے تین کاپیوں کا ایک سال کے لئے چندہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تار جو حضور نے گاندھی جی کی وفات پر نہرو جی کے نام دیا تھا اسے اخبارات میں شائع کر دیا۔ میں نے اخبارات کے لئے مندرجہ ذیل مضامین لکھے۔ "لیجسلیٹو کونسل میں پاکستان" (خط) "اسلام میں شادی" "لیڈرشپ" "کیا وہ جی اٹھا" اور نو آبادیات کے متعلق ایک کتاب پر ریویو لکھا۔ یہ تمام مضامین اخبارات میں چھپے "کیا وہ جی اٹھا" اب دو ورقہ کی صورت میں چھپوا لیا گیا ہے۔ اخبارات میں عبدالرحمن صاحب مدنی (جن کا پہلے ذکر آچکا ہے) کے متعلق میرا خط چھپا۔

اخبارات میں میری ریڈیائی تقریر "پاکستان میں زندگی" چھپی۔

(۳) ایک سوسائٹی کے بلانے پر انکے ہال جا کر "اسلامی تعلیم کی ضرورت" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔

بیعت:۔ اس عرصہ میں اکاون (۵۱) اشخاص نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو استقامت عطا کرے۔ آمین

فروخت کتب:۔ مکرم قریشی صاحب جنجوعہ صاحب اپنے اپنے حلقوں میں سلسلہ کی کتب فروخت کرتے رہے۔ لیگوس میں دو دوست مسٹر ہاشم ابراہیم اور مسٹر عبدالکریم فرالسیبی سلسلہ کی کتب بیچتے رہے ہیں یہ دونوں دوست بغیر کسی کمیشن وغیرہ کے یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

گھر میں داخل ہوتے وقت اور گھر سے نکلتے وقت "السلام علیکم" کہنا چاہیئے

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا دخلتم بیتا فسلموا علیٰ اھلہ واذا خرجتم فاودعوا اھلہ بالسلام ط (شعب الایمان)

یعنی جب تم کسی گھر میں داخل ہو۔ تو اس میں رہنے والوں کو السلام علیکم کہو۔ اور جب تم وہاں سے نکلو۔ تو اہلِ خانہ کو سلام کے ساتھ الوداع کہو۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ہر موصی کے لئے داڑھی رکھنا لازمی ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں؟ ظاہر کی شرط اسلئے ہے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ میرے نزدیک جو داڑھی منڈواتا ہے۔ اس کی بھی وصیت جائز نہیں۔ کیونکہ شعار اسلامی کی ہتک کرنے والا ہے" (الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۹ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق ہر موصی کو داڑھی رکھنی چاہیئے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ممبرات لجنہ اماء اللہ کا امتحان

ماہ ستمبر ۴۸ء کے آخری ہفتہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے کتاب اسوۂ حسنہ کے پہلے ۱۰۰ صفحوں کا امتحان ہوگا۔

یہ امتحان صرف حلقہ جات قادیان و لاہور کی ممبرات کا ہوگا۔ بیرونی لجنات کا امتحان بعد میں ہوگا۔ اس کے لئے فوری طور پر اپنے اپنے حلقہ میں تیاری شروع کرواکر امتحان دینے والی ممبرات کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوائیں۔

کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے مہیا کی جاسکتی ہے (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

۲۹ اگست بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام رتن باغ میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ "قادیان کی یاد میں" ایک جلسہ کیا جائے گا۔

مستورات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہیں وقت مقررہ پر شریک جلسہ ہو کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان)

وی پی بھیجے جارہے ہیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۴۸ء میں ختم ہو رہی ہے۔ ان کی خدمت میں وی پی پہنچ رہے ہیں۔ وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں (مینیجر)

اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ اٹھائیں

جو احباب اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ نظارت ہذا سے جلد اس بارہ میں خط و کتابت کریں۔ ضروری شرائط اطلاع ملنے پر بھجوا دی جائیں گی (نظارت بیت المال)

درخواست دعا:۔ حضرت امیر المومنین اور بزرگان سلسلہ و ناظرین الفضل عاجز کے حصول روحانی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں! عاجز عبدالغفور خان احمدی ایڈیٹر از کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(80)

زکوٰۃ

(از سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال)

خدا تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد بار نماز کے ساتھ زکوٰۃ کے فریضہ کو ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً سورۃ مزمل میں خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔ یعنی قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ۔ اور قرض۔ اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دینا۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ امی وابی) نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ پس تم بھی ان میں فرق نہ رکھو۔

خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام سے منہ پھیرنا اور تعمیل احکام میں تساہل برتنا ایک بڑا گناہ ہے۔ جس فرض کو بھی ترک کیا جائے گا۔ آخر اس کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں۔ کہ وہ مال ان کے لئے خیر ہے بلکہ وہ ان کے لئے شر ہے۔ قیامت کے دن اسی مال کے جس میں کہ وہ بخل کرتے ہیں۔ انہیں طوق پہنائے جائیں گے۔ بخل کا ادنیٰ معیار یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ یہ عذاب کس طرح کا ہوگا اس کا جواب بھی قرآن پاک میں موجود ہے فرمایا کہ جو لوگ سونا۔ چاندی جمع کر رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے۔ اسے نبیؐ تو ان کو اس المناک عذاب کی خوشخبری دے دے کہ مال دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ اور ان سے ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر داغ دیئے جائیں گے۔ اللّٰھم اغفر لی

یہ یاد رہے کہ مال کی تعریف میں سونا چاندی نقدی اسباب شامل ہیں۔ مال زکوٰۃ جب کہ وہ پورا ایک سال ملک یا قبضہ میں رہے واجب ہوتی ہے اور ایسا اسباب جو تجارتی اغراض سے ہو۔ اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ وہ ایک سال رکھا رہا ہو۔ البتہ خانہ داری کے سامان وغیرہ پر نہیں۔ امسال مجلس مشاورت پر حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر احباب جماعت کو زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے ہر جماعت میں سیکرٹری زکوٰۃ کا باقاعدہ انتخاب کر کے خاص جدوجہد سے زکوٰۃ وصول کرنی چاہیئے۔

پس احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ ایسے اہم فریضہ کو کبھی بھی پس انداز نہ کریں بلکہ اسے سعادت دارین سمجھتے ہوئے اولین فرصت میں اس سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب فتح اسلام کے صفحہ پر مالی قربانی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یہ فریضہ مالی خیرخواہی کا تمام قوم میں مشترک ہے۔ اور سب پر لازم ہے کہ اس طرح اس پُرخطر اور پُرفتن زمانہ میں جو ایمان کے لئے ایک نازک رشتہ جو خدا اور اپنے بندے میں ہونا چاہیئے۔ بڑے زور شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے۔ اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں۔ اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کی خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم حقیقی نیکی جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور چیزیں خرچ کرو۔ جو تمہاری پیاری ہیں۔"

یہ دنیا فانی ہے۔ اس کا مال فانی ہے۔ اور ہم سب کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم آخرت میں نہ ختم ہونے والی دنیا کے لئے سامان جمع کریں اور جو فنا نہ ہونے کی شکل میں اس دنیا سے اچھی اور دائمی دنیا بھی ہے۔

یہ یاد رہے۔ کہ اسلامی شریعت کی رو سے زکوٰۃ کا امام الوقت کے پاس آنا ضروری ہے۔ اور اس کا اپنے طور پر خرچ کر لیا جانا جائز نہیں ہاں اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ سے کچھ حصہ اپنے مستحق رشتہ داروں یا ہمسایوں کو دینا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ نظارت بیت المال کے توسط سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت حاصل کر کے دے سکتا ہے۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام تقسیم نہیں کر سکتا۔ عہدہ داران مقامی جماعت کو اور خصوصاً سیکرٹری صاحب مال و زکوٰۃ کو چاہیئے۔ کہ یہ امر احباب جماعت کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرا دیں۔

آصفی طرزِ حکومت

حیدر دکن۔ ۱۰ ۔ ۱۹ اگست: کچھ عرصہ قبل مسٹر اوڈن ڈگلس نے حیدر آباد سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے آصفی طرز حکومت کی ستائش کی تھی بعد ازاں سے قبل رابرٹ اسٹنس بھی حیدر آباد آئے۔ کیمل جانسن اور فرانسیسی و امریکی نامہ نگار بھی غرض جو بھی حیدر آباد آئے۔ آصفی طرز حکومت کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے

ہندوستانی دنیا شاید اچھی طرح نہیں جانتی۔ کہ اس ملک کے آصفی فرمانرواؤں نے ملک کے متفرق فرقوں کے ساتھ کتنی فیاضی کی۔ اس کا ٹھیک ٹھیک پتہ حسب ذیل امداد سے ہی ہوتا ہے۔ اور یہ واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آصفی فرمانرواؤں نے مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلموں کو نوازا ہے۔

(۱) جاگیرداران مسلم (۴۹۶)، غیر مسلم (۶۵۸)
(۲) انعامداران مسلم (۱۳۵۴)، غیر مسلم (۱۸۶۸)
(۳) ٹھیکہ داران و اجارہ داران مسلم (۲۱۰۸)، غیر مسلم (۲۳۳۴۳-۱) (۴) معاشداران مذہبی مسلم (۸۸۶)، غیر مسلم (۱۱۵۶) (۵) سوم داران مسلم (۱۹۷)، غیر مسلم (۳۳۵۱) (۶) ادارہ جات مذہبی جن کی امداد منجانب سرکار ہوتی ہے مسلم (۲۸۹۸)، غیر مسلم (۱۱۳۵۶) انتظام ریاست میں شریک (مسلم ۹۲۴۶۷) غیر مسلم (۲۷۲۲۶۹)

صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آصفی فرمانرواؤں نے کشمیری ڈوگرہ راج کی طرح کبھی اپنے فرقہ کو نہیں نوازا۔ ایک طرف دیگر فرقوں کے ساتھ معاشی فیاضی کا ثبوت دیا تو دوسری طرف ملکہ وکٹوریہ و لی دین کے احکام خداوندی کی تعمیل میں ہر ایک فرد کو مذہبی آزادی عطا کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو دیوتین کے ناجائز مطالبات بھی حرف غلط کی طرح مٹتے جا رہے ہیں۔

کوٹ عنایت خان میں جشن پاکستان

بصدارت چوہدری قاسم علی خان صاحب نارووال پریذیڈنٹ مسلم لیگ کوٹ عنایت خان ۱۴ اگست ۴۸ کو یوم پاکستان نہایت اہتمام سے منایا گیا۔

سکول کے لڑکوں نے جلوس نکالا۔ اور ہیڈ ماسٹر سکول نے استحکام پاکستان پر تقریر کی جس میں غداروں سے خبردار رہنے اور پاکستان کو مضبوط کرنے پر زور دیا۔

مولوی فضل حسین صاحب نے قرآن کریم کی روشنی میں پاکستان اور مسلمان کے فرائض بیان کئے جن سے لوگ نہایت محظوظ ہوئے۔ اختتام اجلاس پر استحکام پاکستان اور حضرت قائد اعظم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگی گئی۔ (محمد حسین ٹیچر کوٹ عنایت خان ضلع گوجرانوالہ)

اکسیر اطہر نہایت اعلیٰ اجزاء سے مرکب
مکمل کورس بیس ۲۰ روپے فی تولہ دو روپے
طبیہ عجائب گھر ۴۸۹ لاہور!

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج معہ ۵۰۰۰ روپیہ کے انعامات اردو یا انگریزی میں کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

امرت شفاء
امرت دھارا نعم البدل۔ جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور بیش قیمت اجزاء کے لحاظ سے بہترین ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ ۲ نمونہ کی شیشی ۱/۲
سب دوا فروش جنرل مرچنٹ فروخت کرتے ہیں۔
امرت شفاء فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

پبلک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جیکب آباد اور لڑکانہ کے درمیان لائن کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے صرف دو گاڑیاں یعنی کوئٹہ میل۔ ۳۔اپ اور کوئٹہ میل ۴ ڈاؤن جیکب آباد اور کوئٹہ کے درمیان مندرجہ ذیل اوقات میں چلا کریں گی۔ یہ گاڑیاں تمام اسٹیشنوں پر ٹھہریں گی۔

۳۔اپ

روانگی از جیکب آباد	۳۰	۶
آمد کوئٹہ	۵۴	۱۸

۴۔ڈاؤن

روانگی کوئٹہ	۱۰	۱۰
آمد جیکب آباد	۵۷	۲۰

درمیانی ٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔

چیف سپرنٹنڈنٹ

اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ اٹھائیں

جو احباب اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ نظارت ہذا سے اس بارہ میں خط و کتابت کریں۔ ضروری شرائط اطلاع ملنے پر بھجوا دی جائیں گی۔ (نظارت بیت المال)

ادارۂ اصلاح قوم کا اجلاس

اُردو کمیٹی ادارہ اصلاح قوم کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت شیخ سر عبدالقادر منعقد ہوا۔ پنجاب کے نامور شعرا، ادبا، مصنفین، اور ذاکرین نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ ادارۂ اصلاح قوم کے جنرل سیکرٹری نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ایجنڈے کے بعض نکات پر روشنی ڈالی۔ شیخ سر عبدالقادر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ اُردو کمیٹی "اُردو" کی ہر مناسب طریق پر حمایت کریگی ہمیں دعویٰ ہے کہ جب اُردو ہماری قومی حکومت کی صحیح ترجمان بنے گی۔ تو راہنمایانِ وطن کو مستقبل کی صحیح راہ مل جائے گی۔ ہم دورِ جدید کے حقائق سے پوری طرح شناسا ہونے کے باوجود اس امر کو نہیں بھولتے کہ اردو انگریزی کی نعم البدل ہو سکتی ہے لیکن گیسوئے اُردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے اس لئے ضرورت ہے کہ کمیٹی ہذا فروغ اُردو کے لئے پُر زور کوشش کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر وہ بالغ آدمی جو اُردو کا حامی ہو اس کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے۔ کمیٹی کا سالانہ چندہ تین روپیہ ہوگا۔

بہت سی تجاویز کمیٹی کے زیر غور ہیں جو آئندہ اجلاس میں پیش کی جائینگی۔ اس میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) شعبۂ تصنیفات کا قائم کیا جانا
(۲) اُردو کا بہترین ذخیرہ فراہم کرنا
(۳) شہری اور دیہاتی عوام کو تعلیم بالغان کے ذریعہ اُردو سے روشناس کرانا۔
(۴) اغراض و مقاصد کی وضاحت اور اردو کے صحیح معیار کو منظر عام پر لانے کے لئے اردو کمیٹی کا اپنا اخبار نکالنا۔ وغیرہ وغیرہ

منٹگمری کے تازہ صورتِ حال

منٹگمری ۲۶ر اگست۔ آج یہاں امن رہا اگرچہ فضا میں کشیدگی کے آثار باقی ہیں مگر کوئی ایسی واردات نہیں ہوئی۔ جس سے امن خطرے میں پڑ جاتا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل مسٹر رابنسن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کیمپ میں رانگھڑ مہاجرین کے قبضہ میں جو خلاف قانون ہتھیار ہیں۔ وہ حکومت کے حوالے کر دئے جائیں۔ وہ اس سلسلہ میں کیمپ کے لیڈروں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور انہیں سمجھا رہے ہیں۔ کہ وہ ہٹ دھرمی سے باز آ جائیں۔ مولوی احمد جان۔ چودھری علی اکبر اور چودھری ولی محمد گوہر مشرقی پنجاب کے تین ایم۔ ایل۔ اے بھی یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔

عوام کی ذہنیتوں کا لحاظ کئے بغیر شرعی حکومت قائم نہیں کیجا سکتی

مولانا فضل الٰہی کا بیان

لاہور ۲۶ر اگست۔ آج ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے مولانا فضل الٰہی نے کہا کون بدبخت مسلمان ہے جو اس کا قائل نہیں ہوگا۔ کہ پاکستان میں اسلامی اور شرعی حکومت ہونی چاہیئے۔ مگر ہر قدم سوچ سمجھ کر اور سنبھل کر اٹھائیے۔ سید احمد شہیدؒ کی تحریک کی ناکامی کا سبب یہی تھا۔ کہ انہوں نے عوام کی ذہنیتوں کا لحاظ کئے بغیر فی الفور شریعت کا نفاذ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت علیہ الرحمۃ کی حکومت دس دن بھی نہ چل سکی۔ آپ نے تنبیہ کی کہ کوئی ایسا قدم نہ اُٹھایا جائے جو پاکستان کو ہی ختم کر دے آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ فوری قدم یہ اٹھایا جائے کہ پورا نصاب تعلیم اس طرح بدل دیا جائے۔ کہ ذہنیں اسلامی سانچہ میں ڈھل جائیں۔ آپ نے کہا پاکستان کی حکومت مسلمانوں کی حکومت ہے اور اس کی اطاعت اور اس کا استحکام ہر مسلمان کا فرض ہے

قائد اعظم ریلیف فنڈ کے نام پر تیس ہزار روپیہ ہضم کر لیا

پانچ اشخاص کے گروہ کی گرفتاری

لاہور ۲۶ر اگست کل لاہور کی سپیشل پولیس نے پانچ اشخاص کا گروہ (جس میں ایک عورت بھی شامل ہے) گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے صوبہ کے ہزاروں لوگوں سے قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے تیس ہزار روپے کی رقم جمع کی اور پھر اسے خرچ کر لیا۔ یہ گروہ گذشتہ چھ ماہ سے صوبہ کے تمام اضلاع میں کام کر رہا تھا۔ اور نیم سرکاری فوجی خطوط اور دستاویزوں کی مدد سے کئی ڈپٹی کمشنروں اور تحصیلداروں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا اس ٹولی کا ہر رکن (بشمول خاتون) فوجی وردی میں ملبوس رہتا جو بالعموم حوالدار کی ہوتی تھی۔ وہ اپنے نیم سرکاری خطوط ڈپٹی کمشنروں کے پاس لے جاتا جن میں انہیں یہ ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ اپنے تحصیلداروں سے حاصل رقم ہذا کو قائد اعظم ریلیف فنڈ کی رقم دینے کے احکام صادر کر دیں یہ گروہ بیس ہزار روپے خرچ بھی کر چکا ہے اور اس کا سرغنہ لاہور کی ایک فرم سے نئی کار خرید رہا تھا۔ کہ اسے گرفتار کر لیا گیا۔

سندھ کے ۸۰ ہزار ایکڑ زیر کاشت رقبہ کو نقصان پہنچا

کراچی ۲۶ر اگست۔ مغربی سندھ کے سرکل میں طغیانیوں سے دو سو مربع میل اور اسی ہزار ایکڑ زیر کاشت رقبہ زمین کو نقصان پہنچا ہے۔ اس علاقہ میں پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی عمارات بھی زیر آب ہیں۔ بالائی سندھ میں شاہدہ کوٹ کا قصبہ سخت خطرہ میں ہے سیلاب کا جو پانی لاڑکانہ کبر جیکب آباد ریلوے لائن کو عبور کر گیا تھا۔ وہ دوست علی کے قریب وارہ برانچ کو توڑ گیا ہے کا کار تعلقہ میں مادو کے شگافوں کی مرمت ہو رہی ہے بالائی سندھ میں ایک شگاف سے سات لاکھ ۵ ۶ ہزار کیوسک پانی بہہ رہا ہے۔

۲۷۔ اگست کو یوم حیدر آباد منائیے

کراچی ۲۶ر اگست سردار محمد ابراہیم صدر جمہوریہ آزاد کشمیر مولانا شبیر احمد عثمانی۔ پیر صاحب مانکی شریف اور پیر مجدد سرہندیؒ نے ایک مشترکہ بیان میں مسلمانانِ پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ ۲۷ اگست کو یوم حیدر آباد اور حضور نظام و اہالیان حیدر آباد کی کامیابی اور خوشحالی کی دُعائیں مانگیں۔

ساٹھ افغانوں کو ہندوستان چھوڑنے کا حکم

بنارس ۲۶ر اگست۔ بنارس میں سود پر روپیہ دینے والے ۶۰ افغانوں کو سرکاری افسروں نے حکم دیا ہے کہ وہ ۳۰ ستمبر تک ہندوستان کو خیرباد کہہ دیں۔

جنرل طارق کا بیان

تراڑ کھل ۲۶ر اگست۔ آزاد فوجوں کے کمانڈر جنرل طارق نے ہندوستانی فوج کے ایک ترجمان کے ان تاثرات کا مضحکہ اڑایا ہے کہ کشمیر میں ہندوستانی فوج کی پوزیشن بہت امید افزا ہے۔ جنرل طارق نے کہا ہے کہ ہندوستانی عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر لداخ کی کوئی اہمیت نہیں تھی تو ہندوستان نے وہاں اپنے تین دستے بھیجنے کی تکلیف گوارا کیوں کی۔ اور پھر ان سب کو ختم کیوں کرا دیا دشمن سے مجاہدین کو جو اسلحہ ملا۔ اس نے مجاہدین کی مشکلات کم کر دی ہیں۔

کشمیر کمیشن ۲۸ر اگست کو کراچی پہنچیگا

نئی دہلی ۲۶ر اگست۔ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن نے ۲۸ر اگست کو نئی دہلی سے کراچی روانہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تاکہ وہ کشمیر میں جنگ بند کرنے کی تجویز کے متعلق (جو اس نے ہندوستان اور پاکستان کے سامنے پیش کی ہے) حکومت پاکستان سے مزید بحث و تمحیص کرے۔

اس دوران میں کمیشن حکومت ہند سے مذاکرات جاری رکھے گا۔

گلگت پر ہندوستانی طیارہ کی بمباری

کراچی ۲۶ر اگست معلوم ہوا ہے کہ کل ایک ہندوستانی طیارے سے شام کے چار بجے گلگت پر بمباری اور مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی جس کی وجہ سے سول کوارٹرز اور ہسپتالوں کو نقصان پہنچا۔ ایک بم مقامی ہسپتال کے زنانہ وارڈ پر گرا جس سے ایک مریضہ شہید ہو گئی تقریباً چودہ بم گرائے گئے۔

سیلاب سندھ کی تحقیقات کرائی جائے

یہ باقاعدہ سازش کا نتیجہ ہے؟

کراچی ۲۶ر اگست روزنامہ ڈان نے "سیلاب سندھ" کے عنوان سے اپنے مقالۂ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ بعض لوگوں نے اپنے فرائض منصبی انجام دینے میں بڑی کوتاہی کی ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ سب کچھ سوچی سمجھی شرارت کے ماتحت کیا گیا ہے اس سلسلہ میں ہمارے پاس بہت سے نام بھی آئے ہیں جن کو ہم اسوقت شائع نہیں کریں گے۔ لیکن اس سلسلہ میں فوراً عدالتی تحقیق کرائی جائے جیسا کہ ۱۹۴۲ء کے سیلاب کے زمانے میں تحقیقات کرائی گئی تھی۔ ہم حکومت سندھ سے پُر زور الفاظ میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں تحقیقات کرنے کے فیصلہ کا اعلان کرے۔ اور جلد از جلد تحقیقات کرنے کا انتظام کر دے۔

حیدر آباد کو کوئی نقصان پہنچا تو نتائج خطرناک ہونگے

قاہرہ کے اخبار کا انتباہ

قاہرہ ۲۶ر اگست۔ حیدر آباد اور ہندوستان کے تنازعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے قاہرہ کے مشہور روزنامہ "الاساس" نے حیدر آباد کی اقتصادی ناکہ بندی کی شدید مذمت کی ہے مصر میں مقیم ہندوستانی سفیر ڈاکٹر سید حسین کو متنبہ کرتے ہوئے اخبار مذکور نے تحریر کیا ہے کہ حکومت ہند کے حق میں ڈاکٹر سید حسین کا پروپیگنڈا مصری عوام کو متاثر نہیں کر سکتا اگر ہندوستان نے جنوبی ہند کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا تو اُسکے اثرات و نتائج بہت ہی خطرناک ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah